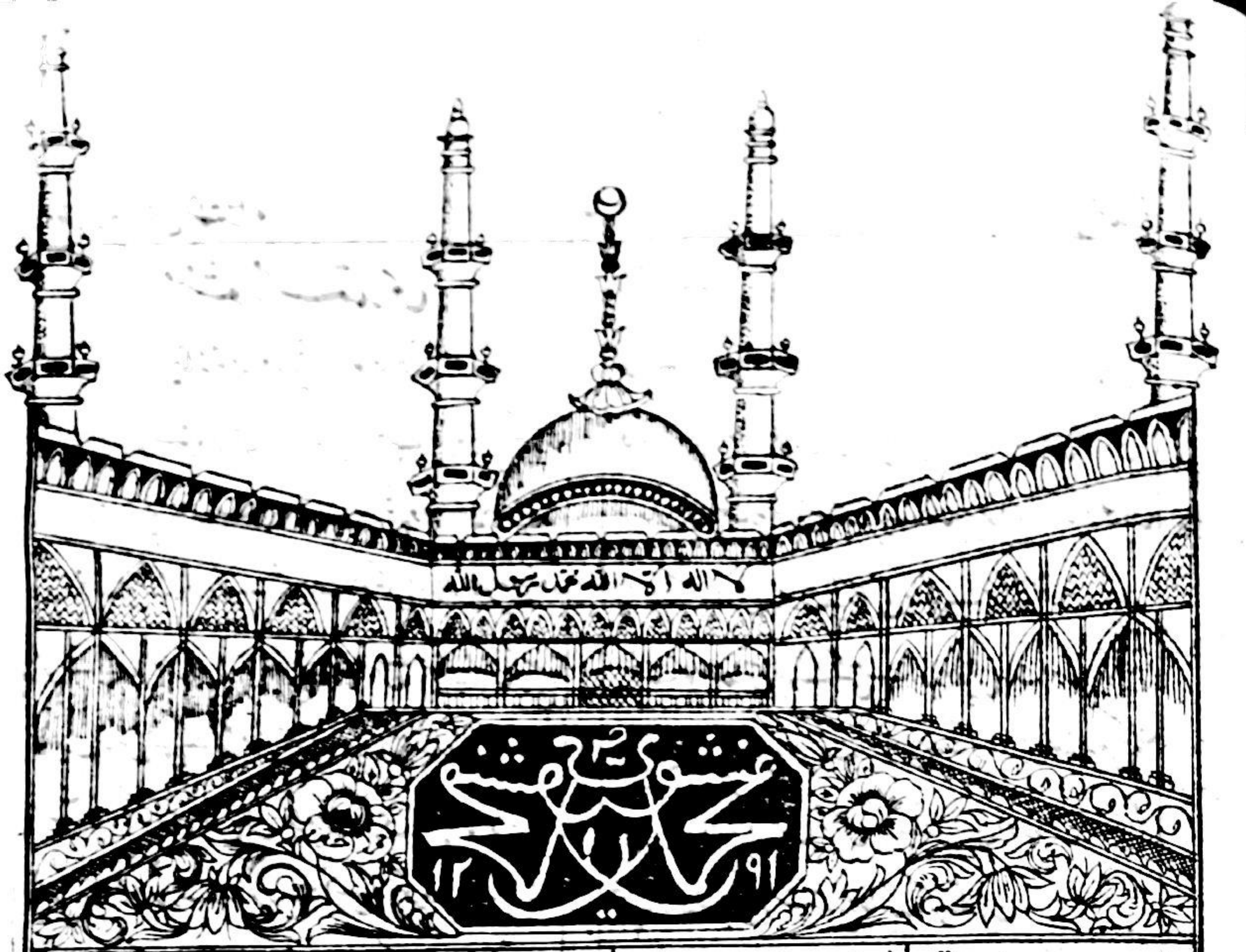

منشورہ مولان ہمہ محتاج بخاتم	باخاتم و مہر آمدہ منشور محترم	توریت بلا توریہ انجیل بتجیل	گویان بصفت و سیرت مبر ہمحترم	
نمبر ۸	بانی منشور کے جناب عم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	جلد ثانی سے زمرۂ احباب	جلد ۳

اشتہار

حمد وافر اوس خدای واحد کو زیبا ہی جسکے جلال کا منشور طغرائے اول ہو اللہ احد۔ اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد سے میزن ہی جل جلالہ اور نعت متکاثر اوس نبی برحق خاتم النبیین سید ورعالم کو لایق ہی جن پر قرآن مجید رب وحید سے بفحوای لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید نازل ہوا صلی اللہ علیہ وسلم۔ اما بعد شایقان حق پسند کو بشارت و طالبان نجات کو اشارت ہو کہ ہر چہ ہذا ہر مہینے میں تین مرتبہ پانچوین پندرہوین پچیسوین کو چھپکر جلوہ اشاعت پاتا ہی مقصود اسکے اجرا سے حقیت دین اسلام ظاہر کرنا ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید ہی۔ قیمت اسکی بدپیشگی چار روپیہ وہ آنہ مقرر ہی اور مابعد المضاعف گورنمنٹ انگریزی اور راجگان گرامی سے بصیغۂ پیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاویگی۔ مضامین مفید عام مفت اور مضامین خاص باجرت اور فی سطر لیے ہوگا۔ جملہ خط کتابت اور ارسال زر قیمت پرچہ ہذا وغیرہ بدریعہ منی آرڈر یا بکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہیے فقط +

العبد محمد عبد الجیب سکرٹری زمرۂ احباب بنگلور۔

بشارت مثیل موسی

یہہ رسالہ متبرکہ تصنیف سے مقبول بارگاہ قبلہ مولانا مولوی چراغ علی صاحب مدظلہ العالی کے ہمارے یہان نہایت عمدہ طبع ہوکر تیار ہوا اس رسالے مین ثبوت نبوت آنحضرت صلعم نہایت تحقیق سے کی گئی ہے اور انگریزی فارسی وعبرانی کی عبارتین بجنسہ نقل کی گئی ہین جس صاحب کو خریداری منظور ہو وہ بارسال قیمت ۲ ر طلب فرماوین فقط۔

بندہ محمد عبد الجیب
سکرٹری زمرۂ احباب و مہتمم
مطبع بحر الاسلام بنگلور

عیسائیون کے اسما اور اونکی حالتون کا حال بخوبی معلوم نہین
ہے تو مہربانی فرماکر نورافشان اخبار اور اخبار کوہ نور لاہور اور
پنجابی اخبار اور آفتاب پنجاب وغیرہ مین بخوبی ملاحظہ فرماوین اور
اگر اخبارات مذکورون کے دیکھنے مین نہ آتے ہون تو صاحب
نورافشان سے اون کے اسما دریافت کرین اغلب ہی کہ صاحب
موصوف مفصل حال اور اون عیسائیون کا پتا بتلادینگے اور اگر
صاحب نورافشان بھی اس نور کو پردہ مین چھپا کر دیا فت
فرماتے ہین تو این گل دیگر خفتست کا معاملہ ہے ہوشیارپور
اونکا مسکن مین داخل ہی اور گورداسپور کے عیسائیون کو
جو وہان گشت کرتے ہین وہ جانتے ہین شاید حوالہ اور پتا پوچھنا
سہو کاتب ہوگا سو اصلاح کے دیگئی ✤ راقم مصلح سہو۔

غلبۂ اُمت محمدی

فقیر سرمد جبرزا موحد اپنے بھائیون مسلمانون کے خدمت علیا
مین گزارش کرتا ہے کہ ای میرے پیارے بھائیو اگرچہ یہود
اور نصاری اہلکتاب کہلاتے ہین اور اپنے اپنے دین کی
فضیلت کے لئے کیا کیا کچھ اودھیر بن نہین کرتے۔ بلکہ انا جیل
مروجہ کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ جناب مسیح صاحب کو یہودنے
زبردستی پکڑکر کس کس ذلت اور خواری کے ساتھ صلیب دیا
کہ جسکی بیان سے ہمارے دل کو نہایت صدمہ پہونچتا ہے اور بدن
کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اور یہودیون کے ظلم و تعدی پر افسوس
آتا ہی کہ ایسے شخص صالح اور بیگناہ کو اونہون نے پھانسی پر کھینچدیا
اور کچھ خدا کا خوف نکیا۔ اور اوسکے دعوے کو خلاف قیاس اور
بے فروغ سمجھکر اوسے اور اوسکے شاگردون کے ساتھ وحشیانہ
سلوک کیا اور اوسکی امت کو طرح طرح کی عذاب مین مبتلا رکھا
اور اونکے ستانے کو ثواب سمجھا اور اسیطرح جب اسلام کا جھنڈا
بلند ہوا تو اوسکو شہرت اور غلبہ دیکھکر نصاری نے بھی مسلمانون
کے ساتھ بہت جنگ و جدال کئے لیکن خدا تعالی کا فضل
و کرم ہم مسلمانون پر ہر وقت ہر دم شامل رہا اور ہے۔ چنانچہ
اندلس دیکھو کہ خدا تعالی کا کیسا فضل ہم لوگون پر ہورہا ہی
کہ اوسنے اپنی رحمت عنایت سے گورنمنٹ عادل کو ہند مین
ہمارا سلطان وقت کردیا ہی اگرچہ گورنمنٹ انگلشیہ کا مذہب
نصاری ہی لیکن اوسکو دل مین نام کو تعصب نہین ہے
اور کسی کے مذہب اور ملت سے انکو کچھ سروکار نہین اور ازین
اپنی رعایا برایا کا بھی خیال رہتا ہے کہ ہر ایک مستفس اپنے
اپنے کمال مین مست رہی اور علم و ہنر سے اپنے آپ کو آراستہ
کرے اور بیہودہ جھگڑون سے باز رہکر اخلاق و مدارا کا جامہ
پہنے۔ سو ہم ایسے سلطان عادل اور رعایا پروری کے ترستے
اقبال کے خواہان ہین کہ جسکے سایہ مین ہم لوگ اپنے مخالفون
کے گزند سے اپنے آپ کو بچاتے ہین اور آزادانہ جواب ترکی
بترکی دیتے ہین اور بے خوف و خطرہ شکرگزاری کے ساتھ
اپنے رسومات مذہبی کو ادا کرتے ہین بلکہ اوسوقت ہم سبکو
وہ عیش و عشرت کے سامان موجود ہین کہ اگلے وقتون مین
کسی ہفتخوان کو نصیب ہونگی شاہراہ صاف اور مطبع کی آزادی
دست تعظیم کوتاہ اور بحث و تقریر کی اجازت ہی تو توین مین
چارون طرف ہورہا ہے اور گورنمنٹ ماہر ہابن کیطرح
ہر ایک ادنی و اعلی کو سنبھالتی ہی دیکھو جنگل بمبئی اور کراچی

کا جیکہ اسکا رحمات تعالے کیسا فیصلہ کریگا وہ وہ کا دودو
پانی کا پانی کر دکھایا اور وضع گبھرو ابہ خلق بوش یار پوبلک
پیخاب مین عیسائیون نے ناحق کا دعوے کیا تھا اور عبث
رجایا اور گورنمنٹ کی طرف سے ملال پیدا کر دیا تھا اور بحکام وقت
نے نہایت دانائی سے اوس ملال کو بھی رفع دفع کرنا چاہا
مشت از دمی ایسی ہوی کہ عیسائی لوگ خود بخود اوس فساد اور
بے بنیاد پورت سے دست بردار ہو گئے اور پادری چترجی صاحب
مشنری ہوشیارپور نے نہایت محبت اور رحیمی سے کام فرمایا
کیونکہ صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آجائی تو اوسکو بھولا نہین
کہتے - پادری چترجی صاحب کو ہم پرسون سے جانتے ہین وہ
نہایت بے نظیر آدمی معروف و مشہور ہین ہمکو اونکی یہہ حرکت
سُنکر نہایت افسوس آتا تہا مگر اونکی مشابہ میں شاید اور کوئی صاحب
زود رنج ہونگی خیر ہم اسوقت پلوری موصوف کو اپنا مہربان
سمجھتے ہین اور مولوی میرزا فتح محمد صاحب کے بھی تعریف بدرجہ کمال
کرتے ہین کہ وہ بھی مقدمہ سے بالکل دست بردار ہو گئے ہے
مصرعہ دو صاحب دل نگہدار ند موئے - اور صاحب نور افشان
لودیانہ نشتر کلک سے اوس مقدمہ کے زخم کو بار بار چھیلتے
ہین اور اوس کے ریم سے اپنے ناظرین کو خوش کرتے ہین
سو یہہ اون کو مناسب نہین ہے اونہین لائق ہے کہ سوزن مسیحا
سے اوسے سیئین اور محبت کی مرہم سے مندمل کرین کیا ہمارے
پاس وہ تیزاب کا پاہا ہے جسنے ہر ایک ورق عیسائیون کے رپورٹ
اور اظہار کا منحین ہے کیا ہم اوس گندے سٹرین اوزاسور
والے مقدمہ کو لکھین سکتے - باین ہمہ پھر نہین معلوم کہ صاحب موصوف

کیطرف سے کس قسم کی بیمہری ظہور مین آئی ہے - افسوس کہ عدالت
سے وہ مقدمہ مسلے ہو گیا مگر عیسائیون کے اخبارات مین اوسکا بیحد
افسوس اور رشک ظاہر کیا ہے حیف ہے مسیح کے شاگرد ہو کر خلاف
واقعہ تحریر کرتے ہین اور طرفہ یہہ کہ وہ بدلنی کا دم بھرتے ہین -
ای میرے پیارے بھائیو عیسائیو مین تمہاری بہت سے کرتا ہون کہ
یہہ باتین مردانگیز جانے دو کونسی دم زندگی کا ہے جسپر
کاٹے مانگا اچھا دودہ ہے اور اچھا عہدہ ہے یہہ کر دکھانا کہ
اور بہ مشن کی شان و شوکت تا کو بیشکی خدا کی ذات کو ہی
شعر دکھانا ہو شمس و خورشید اپنا زور پر چڑھکر گئے
جہان میں ہیبت اوتر چڑھکر مگر ای مسلمانو تم شکر کرو
کہ خدا تعالے تمہارا حافظ و ناصر ہے کہ جسنے ایسی گورنمنٹ مسلمہ کے
چھین سایہ کر دیا ہے اور باوجودیکہ دنیا دین اپنی خدا تعالے
تمہارا اول بالا سمجھے گا اگر تم اپنے دین پر پایم رہو اور سب سے
محبت اور اخلاق محمدی سے پیش آؤ اگر بھائی عیسائی بنا دو نہاد
وعظ و پند اور بذریعہ تحریر و تقریر کے تمہین ستاوین تو تم صبر کرو کام
فرماؤ وہ خود بخود اپنا کیا پاوینگے جناب عیسیٰ علیہ السلام افسوس سے
سمجھینگے - ای میرے بھائیو تم سب سے نیکی کیجاؤ اور بدی
رکھو کہ تمہارا مرتبہ ان یہود و نصاریٰ سے خدا تعالے کے حضور مین
بہت زیادہ ہے - چنانچہ دیکھو حدیث شریف مین آیا ہے اور رسول
مقبول نے فرمایا ہے ق انما اجلکم فی اجل
من خلا من الامم کما بین صلوٰۃ العصر الی مغرب الشمس
وانما مثلکم ومثل الیھود والنصاریٰ کرجل استعمل
عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النھار علی قیراط

قیراط فعملت الیھود الی نصف النھار علی قیراط قیراط
ثم قال من یعمل لی من نصف النھار الی صلوٰۃ العصر علی
قیراط قیراط فعملت النصاریٰ من نصف النھار الی صلوٰۃ
العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوٰۃ
العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین
تعملون من صلوٰۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا لکم
الاجر مرتین فغضبت الیھود والنصاریٰ فقالوا نحن
اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ تعالیٰ وھل ظلمتکم قالوا
لا قال فانہ فضلی اعطیہ من شئت ۔ بخاری اور مسلم میں
عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سوای اسکے
کوئی مثل نہین ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمہاری ای مسلمانون اگلے
امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے
شام تک یعنی اگلے امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک
اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہے مثل
تمہاری ای مسلمانون اور مثل یہود اور نصاریٰ کی مگر جیسے مثل
اوس مرد کے جسنے کام کروایا کارندون سے سو اوسنے کہا کہ جو میرا کام
کرے صبح سے دوپہر تک اوسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا
یہودنے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اوس مردنے کہ جو میرا
کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو ایک ایک قیراط مزدوری
ملیگی جانو ای مسلمانون سو تم لوگ تم ہو جنہون نے عصر سے تمام
دن تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمہاری مزدوری دونی
ہے سو غصے ہوئے یہود اور نصاریٰ قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام
مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنے یہہ عجب ہے کہ کام ہمنے

محنت کم خدا فرماویگا کیا مینے تمپر کچھہ ظلم کیا یعنی جو مزدوری پہلے
تہی اوس سے کچھہ کم دیا کہینگے کہ جو ہمارا تہا اوس سے کم نہین ملا
خدا فرماویگا سو یہہ تو مینے دونی مزدوری دینا میرا فضل ہے جسکو
چاہون اوسکو دون ف یعنے یہود اور نصاریٰ کی ہر چند عمرین زیادہ
تہین اور عبادت بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت
کے اون سے ثواب دونا ہی یہہ خدا کا فضل ہے اپنے حبیب کے ضعیف امت
پر اور اسے حدیث کے مطابق مضمون انجیل مین بھی موجود ہے چنانچہ
متی کی انجیل باب ۲۰ ۔ آیت ۱ مین عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ
ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر کئے اور
اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر اور
دو پہر کے بعد اور مزدور کو اوتنی مزدوری پر باغ مین بھیجے تمام
کو ہر ایک مزدور کو ایک ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہمون
بھر کی محنتی اور یہہ تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہو گئے مالک نے جواب
دیا کیا مینے تمپر کچھہ ظلم کیا جو تمہاری مزدوری مقرر ہوئی تہی
سو تمنے پائی مجکو اپنے مال مین اختیار ہے جتنا جسکو چاہون
دون علیٰ ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوینگے اور موخر بلائے گئے
تو بہت لوگ ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین ۔ فقط ۔
اس انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی موسوی
اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب مین افضل ہے اسواسطے کہ
سب سے پہلا امت ہے یہہ خدا کا کرم ہے یہود اور نصاریٰ کے
شور اور غل سے کیا ہوتا ہے الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے
احسان کا کہ اپنے حبیب کے امت مین ہمکو کیا مزرا جید قط
شکریہ ۔ زمرہ احباب کے جانب سے جناب مولوی سید نصر تعلی صاحب

بمقام معسکر بنگلور در مطبع بحر الاسلام متعلق زمرہ احباب باہتمام محمد عبد المجید کلرکی طبع شد

منشور محمدی

بیاز نامہ اور رقیمۃ الوداد

کچھ روز ہوئے کہ پادری صفدر علی صاحب سابق انسپکٹر مدارس ضلع جبلپور حال اسسٹنٹ کمشنر ٹاکپور نے ایک کتاب بنام مصباح و بیاز نامہ بڑے شد و مد سے لکھی اور الہ آباد میں نہایت خوش خط چھپوائی (شاید خوش خطاس لئے چھاپے گئی کہ مضمون کا عیب خوش خطی کے آڑ میں چھپا رہے) مشار الیہ کو بڑا دعوی اس بات کا تھا کہ کوئی شخص اہل اسلام سے اپنی کتاب کا جواب نہ دیگا۔ بیاز نامہ ہمارے روبرو ہے اس کے دیکھنے سے یہ بات محقق ہوتی ہے کہ صفدر علی صاحب نے حق بات کے چھپانے کے لئے بڑی کوشش اور جانکاہی کی ہے جبھی شبانہ روز تین سال کی محنت شاقہ اور تلاش سے کھینچ کھانچ کر یہ باتیں بنائی ہیں تضیع اوقات کی ہے جو پورا دریوزہ بیسب ناواقفیت حقیقت اسلام کے اور متعصب و طرفداری سے صدہا کتابیں سیاہ کرتے چلے آتے ہیں۔

ہم کو خیال تھا کہ پادری صفدر علی جو برگشتہ اسلام سے ہیں ضرور اپنی کتاب میں کوئی نئی بات بھی بتلاوینگے مگر افسوس کہ یہ لوگ سے نہ ہو سکا اور ہوں آتش در کاسہ کا نقشہ نظر آیا۔ وہی طرز اختیار کی ہے جو کئی سو برس سے ناواقف لوگ بجا الزامات اور بے دلیل دعوے کرتے چلے آتے ہیں۔ پردانا آدمی کے روبرو باوی النظر میں اوسکی ساری بناوٹ کا پردہ پھٹ جاتا ہے۔ اس کتاب سے یا اس قسم کی اور کتابوں سے خدانخواستہ کیا نقصان اسلام ہو سکتی ہے جو نفس الامر میں

غیر ممکن ہے بلکہ سچائی اور حقانیت اسلام کا غلبہ ہوتا ہے چونکہ یہ امر ظاہر ہے جب کوئی نفسانیت یا طرفداری سے کسی امر کی نسبت بہتان لگانا چاہتا ہے اور دعوی بے دلیل پیش کرتا ہے اور اولی تیز ہی تقریریں اپنے عندیہ میں صحیح سمجھکر کرنے لگتا ہے تو بالآخر نتیجہ اوسکا وہی ہوتا ہے کہ ساری بناوٹ یکایک جاتی ہے خود بخود مضمون دیگر را بفہمت کا مصداق ہونے لگتی ہے اور وہ سچی بات اور زیادہ مستحکم ہو جاتی ہے پس ہمکو سخت افسوس ہے کہ پادری صفدر علی کیوں تعصب کو کام فرما کر وہی پرانی لکیر پیٹتے ہیں اور ناحق امر حق کو چھپانے میں کوشش بیفائدہ کرتے ہیں۔

دیباچہ کتاب صفحہ ۶ میں پادری صاحب فرماتے ہیں کہ جو جواب اسمیں مذکور ہیں یا آئندہ گذارش کئے جاوینگے صرف بغرض اظہار حال واقعی مذکور ہیں اور ہونگے کوئی صاحب گران نہ سمجھیں اور ناخوش نہ ہوں کہ احقر کی نیت ہرگز آپ صاحبوں کی رنج دہی نہیں ہے مطلق محمول بر تشنیع و طعن نہ ہوں بلکہ صرف بیان نفس الامر ہے اور حتی الوسع جملہ گزارش بیاس ادب تحریر ہونگی۔ انتہی۔ افسوس یہاں پاسداری ادب کا وعدہ ہوا اور آئندہ چلکر وعدہ فراموش ہوگیا اور نہایت غیظ و غضب میں آکر سخت کلامی کو شروع کر دیا اور نرے خیالی الزامات کو اپنے دل سے تراش کر گویا اظہار حال واقعی کی صورت پر لکھدیا اور کوئی سند اور پتہ مسلمانوں کی مستند کتابوں سے گذاری نہیں گئی اور جہاں دلیل لاکر جرح و قدح فرماتے ہیں اوسمیں ایسی تحریف معنوی کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے اصل مقصد سے دور ہو جاتی ہے اور اکثر مقامات میں بیبل کے حوالہ دیتے ہیں

ہا! کہ سفدر علی صاحب خوب جانتے ہین کہ میل موجودہ مروجہ
تحریف لفظی و معنوی سے مملو ہے جسکو مسلمان نہین مانتے
ہین بناء علیہ سفدر علی صاحب اظہار حال واقعی مین مشرکین
کھاکر مونہہ کے بل گرتے ہین پس کہا جا سکتا ہے کہ کیا
یہہ سب معمول بتشنیع و طعن نہین اور کیا یہہ رنجدہی کا
غرض نہین مگر اسمین پادری صاحب معذور ہین چونکہ
دین عیسوی کی اصلی غایت ہے جبتک تین بنابنکر
راست بات کے خون ناحق سے اپنے قلم کو رنگین نہ کرین
کیونکر ایک کتاب تردید خیالی مین لکھی جا سکتی ہے۔ یہہ کتاب
نہایت خوش خط بڑے اہتمام سے چھپی ہے اور اکثر پادری
صاحبون کی کتابین اسی قبیل کی ہوتی ہین چونکہ یہہ امر محقق
و متیقن ہے کہ اس قسم کی ساری تصنیفین واقع مین جو
فروش گندم نما ہین اور جس مقصد سے جس مضمون مین لکھی
جاتی ہے باطن مین وہ صدق و راستی سے متجاوز ہوتی ہے
اسلئے ظاہر مین خوشخط اور درست چھاپہ ہونا ایک لازمی بات
ہے اور یہہ بھی اصلی غایت کو پہنچانے کی ہے مثال اسکی انار کا
کا پھل ہے کہ دیکھنے مین نہایت خوش رنگ اور چکنے مین ذائقہ
کا حال ہر کوئی جانتا ہے عیان راچہ بیان۔

ہمارا مقصد بالفعل نماز مامر کا جواب لکھنا نہین ہے جو کسی
مطلب کے جواب مین قلم فرسائی کرین بلکہ صرف ساری کتاب کے
نسبت اظہار حال امر واقف منظور تھا جو عرض کیا گیا چونکہ اسکی
جواب مین ایک کتاب بنام رقیۃ الوداد چھپکر ہمارے پاس آئی
ہے اب ہم اوپر متعدد طرح سے نظر ڈالتے ہین۔

اولاً۔ یہہ کتاب جواب نما مہے دیا کہ سفدر علی صاحب
مصنف نیلنامہ کو ہزار حیف تھا کہ کوئی علماء اسلام مین سے ہندوستان
سے عرب و عجم و غیرہ ملک اسکا جواب نہ لکھ سکا۔ اور نیلنامہ کو
تین سال کی عرق ریزی سے لکھا گیا اور عیسائیون کے پاس اتنک
یہہ کتاب ممتنع الجواب تھی پس ظاہر ہے کہ ایسی بھاری اور علمی
کتاب کے جواب مین رقیۃ الوداد نے اپنی راست اور سچی تقریر سے
سفدر علی صاحب کی اسقدر کری کرائی محنت کو صرف ایک ہفتہ مین
برباد کر دیا (یعنی رقیۃ الوداد ایک ہفتہ مین تمام و کمال ہوئی)
پس اس کتاب کی بڑی قدر کرنی چاہئے کہ نیلنامہ بہت عمدہ کتاب ہے۔

ثانیاً سفدر علی صاحب کو بڑا انتظار تھا کہ دیکھین کب جواب
نکلتا ہے۔ اب یہہ کتاب رقیۃ الوداد چھپ چکی اور سفدر علی
صاحب کی انتظاری کا ازالہ ہوگیا۔ اب ہم پادری صاحب کو
اونکے رفع انتظار ہونے پر مبارکباد دیتے ہین۔

ثالثاً۔ مصنف رقیۃ الوداد بڑے عالی مرتبہ کے فضلاء اہل
اسلام مین سے ہین علوم دینیہ اسلام مین عالم بے عدیل
اور امام فن مناظرہ اہل کتاب ہین یعنی عالم قرآن و حدیث
واقف تورات و انجیل جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول
دانندہ رموز و اسرار شریعت محمدی و عیسوی مناظر لاثانی
آفتاب آسمان خوشبیانی جناب مولانا مولوی سید محمد
ابوالمنصور صاحب سلمہ الواہب نے کتاب رقیۃ الوداد لکھی ہے
ایسی فاضل اور ہمہ دان کی تحریر و تقریر عدیم النظیر ہے۔

رابعاً جسقدر جواب دفع اعتراضات سفدر علی صاحب مین دئے
گئے اور الزامی سوال کئے گئے ہین وہ سب بمثل اور بدیگر کتب

مستند علیہ علماء انصاری کے حوالے بلشان وہی صفحہ وغیرہ
حوالہ قلم رہستی رقم چلیں ہن ملاس سے یقین ہے کہ مصنف قیمتہ الوداد
کو اصول وفروع مین اہل کتاب سے کمال وبعہ کی واقفیت ہی۔
اب پادری صاحب کو انکار کی جنسکو کماحقہ ہاتہ نہ آیگا اور جسنے
قبلہ کے چارہ نہین اسپر ہمیشے کمال کی بات ہی کہ مخالف
کو اوسی کے مسلمات سے جواب دیا جاوی تاکہ اوسکو اپنے ہی
گہر کی خبر لینی پڑتی ہی اور اوس کے حسن وقبح پر غور کرکے بات
پانے کا قابو پاتا ہی۔ اپنے کتابون سے الزام دینا اور دلیل پیش کرنا
محض بے فائدہ ہی جبکہ مخالف اونکو میہو مانتا ہو۔ چنانچہ
یہہ التزام اس امر ضروری کا رقیمتہ الوداد مین قرار واقعی ہوا ہے۔
اور نیاز نامہ مین برعکس اسکے عمل درآمد ہی۔ بناء علیہ نیاز نامہ جامۂ
راست بازی سے معرا ہی اور رقیمتہ الوداد صدق سے محلی ہی۔
پس ہم رقیمۃ الوداد کی صرف خوبی ہی کے مداح نہین ہین بلکہ
ہر طالب نجات کو شوق مطالعہ کی رغبت دلاتے ہین۔

خامساً مصنف مدظلہ کا دیگر اکمال یہہ ہے کہ ساری کتاب
مین کسی طرح سخت کلامی نہین کی اور بڑی ملایمت اور خلوص
دلی کو عمل مین لایا اور باوجود مصنف علی صاحب کے تشدد کے ایسے
اخلاص کو کام فرمایا جیسے ایک مہربان اپنے کسی بگڑے
ہوئے فرزند کی نالایق حرکتون کو دیکھکر بہی عاطفت کی نگاہ سے
کلام کیا ہی پس رقیمۃ الوداد درحقیقت اسم بامسمی ہی اور
نیاز نامہ اپنی بڑاوبانہ تحریرون کے باعث بجز اسم بے مسمی ہونے کو
اور کچہ قابلیت نہین رکھتا۔ اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ رقیمۃ الوداد کا
سکہ اردو بولی سے لکہا جانا دین اسلام کی خاصیت کو بتلاتا ہے

اور مصنف کے پکے مسلمان ہونے کی دلیل ہے۔ والکاظمین
الغیظ والعافین عن الناس پر پورا پورا عملدرآمد کیا گیا ہے۔
جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ راقم سید ابراہیم حسینی مرتب منشور محمدی

قبول اسلام

ایک ہندو دکاندار مسلمان ہوگیا اسکا بھائی رونے پیٹنے
اور کہنے لگا کہ صرف تو ہی میرا بہائی اور قوت بازو ہی میری بیکسی پر
رحم کر اور دھرم اپنا چھوڑ ہم سے منہ نہ موڑ وہ کہنے لگا بہائی
صاحب اگر آپکو میرا اسلام قبول کرنے اور اپنی بے زوری کا
غم ہے اور میرے علیحدہ ہونے کا رنج ہے تو بسم اللہ تم بہی میرے
شریک ہوجاؤ وہ بولا کیا خوب۔ ایک نشد دو شد۔ اخبار الاخیار

دو انگریزون کا مسلمان ہونا

کارسپانڈنٹ منشور محمدی تحریر فرماتے ہین کہ ۱۰ مارچ ۱۹۱۰ء
کو بمقام لاہور مسجد شاہی مین مولانا مولوی حافظ ولی اللہ
صاحب وعظ بیان کررہے تہے اتفاقاً دو شخص اہل انگلستان سے
وارد ہوکر سننے لگے توفیق خداوندی سے وقت وہ ہر دو
جناب مولوی صاحب ممدوح کے روبرو پیش ہوئے اور تائب ہوکر
مشرف باسلام ہوئے خدا صاحبان ہر دو کے ایمان مین
مضبوطی بخشے آمین فقط۔

بقیہ مباحثہ مذہبی

سوال ششم خدا نے اپنے رسولون کو بت پرستی سے
ہٹانے کو لئے ارسال کئے لیکن قرآن مین عبدالقادر کو ترجمہ
مین صاف ہی کہ تو کہہ اے منکرو مین نہین پوجتا جسکو تم پوجو
اور نہ تم پوجو جسکو مین پوجون اور نہ مجہکو پوجنا جسکو تم پوجا

اور تمکو پوجنا جسکو میں پوجون تمکو تمہاری راہ اور مجکو میری راہ
دیکھو کہ یہان صاف بت پرستی کا حکم ہے۔

جواب جبتی سوال مین ہوے کہ اجانت بت پرستی کی
ثابت ہوتی ہے لکم دینکم سے اسمین تو شان نزول کو بھی
جانتے ہو یا جسکا معلوم ہونا بجز سنی قرآن کے وسطے ضرور ہے
شان نزول یہہ ہے کہ قریش کے کتنے بخدمت آنحضرت صلعم
عرض کیا کہ آپ ایک سال تک ہمارے معبودون کی پرستش کرو
اور اپنے معبود کی عبادت کو چھوڑ دو اور ہم آپکے جو الیق بالعبادت
ہے ایکسال تک پرستش کرینگے اور اپنے معبودون عبادت لیعنی
عبادت بتون کو چھوڑ دینگے پس اس واسطے یہہ سورہ نازل ہوی
اور آپنے ارشاد فرمایا لا اعبد ما تعبدون یعنی ہم ہرگز عبادت
نہین کرنی کی جنکی تم عبادت کرتے ہو اور پھر آخر میں فرمایا لکم
دینکم یعنے تم جو یہہ کہتے ہو کہ ہم ایکسال عبادت اپنے معبودون کے
چھوڑ دینگے بالکل غلط ہے واسطے تمہارے ہے رہیگا تمہارا دین
کہ جس دین پر تم ہو ہم کبھی چھوڑ دینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جو شقی
ازلی تھے اہل اسلام کے ہاتھون جنگ بدر وغیرہ مین حسب الارشاد
آنحضرت کے مقتول ہوکر واصل جہنم ہوے۔

پس اس سے صاف ثابت ہوا کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بطور پیشین گوئی کے فرمایا نہ بطور اجازت بت پرستی کی جیسا
پادری صاحب سمجھے تخیلات صلیب پرستی سے بھرے ہوے ہین جانتے
ہین کہ جیسے اونکے دین مین بت پرستی کی اجازت ہے ویسے صلیب
پرستی و تثلیث خدائی بے ہتا دیسی اہل اسلام میں ہوگی حالانکہ
یہہ دین متقی من الشرک ہے اسلئے سوائے اسکے کوئی وسیلہ نجات

کا نہین ہے۔ فقط + الراقم المجاہد حسن ؛

اونچ نیچ کا خیال رکھو

واضح ہو کہ ہم مسلمان اپنے عقاید کے موافق ہر ایک نبی اور ولی کو معصوم سمجھتے ہین اور اونکے اسماے مبارک نہایت تعظیم و توقیر سے زبان پر لاتے ہین اور جو کوئی مسلمان ہوکر کسی نبی کے شان مین بیادبی کا کلمہ بولے اوسکو از روے شرع محمدی کے دائرہ اسلام سے خارج شمار کرتے ہین۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض ہمارے بھائی عیسائی جو اہل کتاب کہلاتے ہیں اور انبیا کی نبوت کے قائل ہین اور اونکی کتب کو اسمانی مانتے ہین وہ اور مناجات مین اونکو پڑھتے ہین اور گرجون مین اونکے زبور گاتے ہین اور عوام الناس کو دنیات اونکے ہتھ کیا سرکتون مین ہاتھون مین لیکر بطور وعظ کے بنام ہنادمنادی سناتے ہین اور طرفہ ماجرا یہہ ہے کہ آپ اونکو معصومیت پیغمبر انگشت کرتے ہین اور اونکو دامن عصمت کو گناہون سے پاک نہین سمجھتے۔ حالانکہ نبوت کے خرقہ عصمت قرار دی گئی ہے اگر نبی مین عصمت نہو تو کون شخص اونکے قول و فعل کو لایق اعتبار سمجھیگا۔ ہر کوئی یہی کہیگا کہ کیون جی میکو اپنی عقبت خود ناعقبت کی کیا ضرورت ہوتے ہین۔ اب جاے غور ہے کہ ہم تو ازروے عقاید اصول مذہب اپنے کے حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا برحق جانتے ہین۔ اور حضرات عیسائی اپنے عقاید سے اون کو ابن اللہ اور کفارہ اور شافع مانتے ہیں اور بلکہ اونکو اللہ کہتے ہین اور خدا کی مجسم بھی سمجھتے ہیں۔ بایں ہمہ پیغمبر اون کے شان مین سی الفاظ درشت استعمال کرین تو اونکے عقیدہ کا خدا حافظ ہو واللہ جب ہم انکو ویسے تحریر و تقریر کو دیکھتے اور سنتے ہیں تو ہمارے

بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین اور ہمارے دل پر از حد
صدمہ گذرتا ہے بحالت اضطراری ہم اونکے لئے خدا تعالےٰ سے
دعا کرتے ہین کہ اے واحد مطلق تو اونکو ہدایت بخش کہ یہ تیرے
رسول مقبول کو اپنا شفیع جانین اور تیرے انبیا کی اسما تعظیم سے
ادا کرین - پرسون کا ذکر ہے کہ طاق مین اخبار نور افشان لودیانہ
مطبوعہ ۱۹ - مارچ ۱۸۹۴ء پڑا ہوا تھا اچانک میری نظر اوسی اخبار
کے ضمیمہ نمبر ۱۲ جلد ۷ پر جا پڑی تو اوسمین ایک مضمون الموسوم
خوشخبری پر یقین لاؤ دیکھکر بہت خوش ہوا اوسے پڑہتے
پڑہتے جب اس سطر تک پہونچا کہ خداوند عیسی مسیح نے اپکو تجسم
کیا آسمان سے اوترا دنیا مین آکے آدمی بن گیا تیتس ۳۳ برس تک
اس زمین پر رہا اگرچہ انسان تھا بلکہ نہایت نیچ و کنگال تھا اور
نعوذ باللہ آدمی کسی اسفل درجہ کے حق مین بھی ایسا لفظ ناملایم
نہایت نیچ نہین کہہ سکتا نہین معلوم صاحب عبارت سے یہہ
کلمہ بے ادبانہ سہواً تحریر ہوا ہے یا قصداً بہر صورت حضرت عیسی
علیہ السلام کے حضور ٹوپی اوتار کر اونکو اپنی بے ادبی کا معترف ہونا
چاہئے اور ہم بھی دعا کرتے ہین کہ حضرت موصوف اونکی اس بے ادبی
کو معاف کرین اور اگر اون کے نزدیک یہہ کلمہ جو بیباز اخلاق ہے تو
علم مین داخل ہے تو خدا کے واسطے اس خوشخبری کو ہمین بازاون
اور اجلاسون مین نہ سنایا کرین کیونکہ ہم حضرت عیسی علیہ السلام کو
روح اللہ سمجھتے ہین اور انبیا اور اولیا کی مانند اونمین اشرف از
مخلوقات جانتے ہین توبہ توبہ آپ اونمین بخطاب نیچ لکھتے ہین
معصر عہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ہت ۔ ایسا کلمہ اگر
صاحب عبارت ایک کم سے کم درجہ عہدہ دار عیسائی اسسٹنٹ

کمشنر بہادر کہ جو حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنا نجات دہندہ سمجھتا ہو
اسیطرح نیچ کہے تو مین جانون افسوس ہزار افسوس اپنے نجات
دہندہ کو ایسا سمجھنا اور پھر اوسے امید مغفرت کی رکھنا اجی اسسٹنٹ
کمشنر بہادر عیسائی کا تو بڑا عہدہ ہے آپ ذرا کسی فقیر بیچارہ عیسائی
کو تو بھلا نیچ کہکر دیکھئے کہ وہ کہان تک اپکی خدمت کرتا ہے۔
خدانخواستہ اگر کسی ہندو یا مسلمان کے منہ سے سہواً ایسا کلمہ
نکلجاتا تو آپ زمین و آسمان کو ملا دیتے توہین مذہب کے
اوپر نالش کرنے کو آمادہ ہوجاتے جیسا کہ انہونون جناب عبداللہ
صاحب عیسائی مشن جالندہر ملک پنجاب نے حضرت مولوی مرزا
فتح محمد صاحب پر نالش توہین مذہب کی کردی ہے اور
اسیطرح ایک اور نالش ضلع گورداسپور ملک پنجاب مین کسی
عیسائی کی طرف سے ہوئی تھی اس تحریر سے ہماری مراد یہہ ہے
کہ آپ مہربانی فرماکر ہماری سو برس یا بذریعہ اخبار حضرت عیسی علیہ السلام
کے شان مین ایسے ایسے الفاظ بے ادبانہ نہ فرمایا کرین کیونکہ ہم
حضرت ممدوح کو رسول اللہ سمجھتے ہیں اور ہمکو یقین واثق ہے
کہ جناب صاحب مہتمم اخبار نور افشان صاحب عبارت مذکورہ
بالا کو بذریعہ اپنے اخبار کے آیندہ کے لئے ہدایت تحریر فرماوینگے
اور ہمارے تحریر کے ساتھ ہمزبان ہونگے ۔ راقم موحد

جواب سوال حل مطلب

چونکہ اخبار نور افشان نمبر ۱۰ جلد ۴ مطبوعہ ۲ مارچ ۱۸۹۴ء مین
ایک سوال حل مطلب بخدمت ایک مستفسر صاحب میرے مطالعہ مین
آیا پہلے پہل مینے کچھ دنون اس امر کا انتظار کیا کہ شاید کوئی
عیسائی بھائی یا کوئی مسلمان اور ہندو صاحب جو اہل مذاہب مین

اس سوال کا جواب کافی ووافی تحریر کرینگے تا منوز بمان آش
درکاسہ ویکبگو فقیر نے واسطے رفع انتظاری سائل التحریر کہ جنین مطلوب
چہاپے مین جاتی لکھدیا ہے - اغلب ہے کہ صاحب نور افشان
نقل فرماکر سایل صاحب تک بذریعہ اخبار پہونچا دینگے - اور اون کو ہمنا
ممنون فرمائینگے - سو سوال و جواب یہہ ہین -

سوال ایک شخص جو نہ ہندو نہ مسلمان نہ عیسائی ہے اور
نہ خدا کو مانتا - اور نہ صاحب اولاد ہے اگر عدالت مین کسی شہادت
کیواسطے طلب کیا جائے تو حاکم اوسکو عند الشہادت کون حلف دیگا

جواب ہمارے نزدیک ایسے ملحد و مرتد کو شیطان کا
حلف دینا چاہیے کیونکہ جسکا کوئی پیشوا نہین ہے اوسکا شیطان
پیشوا ہے شعر کسی را کہ شیطان بود پیشوا ۔ کجا باز
گردد براہ خدا ۔ مخفی نرہے کہ اس قسم کی قسم کھانے والا کا بھرم
بخوبی کھلجائیگا اول اگر اوس نے یہہ قسم کھالے تو سب کو معلوم
ہو جائیگا کہ یہہ شخص فرقہ شیطانیہ مین سے ہے اور یہہ فرقہ ایمان کا
دشمن ہے پس جب یہہ واضح ہوگیا تو پھر ایسے بے دین منکر خدا
کی گواہی کس مشرب اور کس کام کے ہے کیونکہ جس شخص کے دل
مین خدا کا خوف نہین ہے تو اوسکی گواہی کا کیا ٹھکانا ہے - دوم
اوس مکار کی مکاری کا اندازہ معلوم ہوگا کہ آیا شیطان جو رو
خلایق ہے یہہ اوسکی جو قسم کھانے پر مستعد ہوگیا ہے تو کچھ وال
مین کالا ہے - سوم بہت لوگ بسبب آزادی کے آجکل بنام
نیچریہ و معتزلی و ہریہ نا استک متوالی ہوگئے ہین اگرچہ ظاہرا
وہ لوگ مسلمانون کے ساتھ کھاتے پیتے ہین اور مسلمان کہلاتے
ہین اور اسیطرح عیسائی اور ہندؤن کے قوم مین ایسے اشخاص

کثرت سے نظر آتے ہین اور ظاہرا ہر ایک اقسام کے چھوا
چھوت اور ملیچھ وغیرہ کا بلحاظ برادری اور بھروسے پایا جاتا ہے پھر
شاید بیر کنہیا سب روا رکھتے ہون گے چوتھی بار کے ساتھ یہہ
خلاف رکھتی ہون تو کیا عجب ہے -

جواب اس سوال کا جواب ثابت ہوگیا کہ حلف ایسا شخص
کے واسطے جو بے ایمان ملحد کہان اور حلف کہان کیا تمنے یہہ مثل نہین
سنی مورت بہ بین جالش پرس - اسلئے جو کوئی جویہ
ایسی شخص مرتد کو اپنا گواہ گھر دانی حاکم عدالت کو چاہیے کہ فورا
سمجھ لے کہ یہہ شخص کاذب ہے اور اوسکا دعوی بھی صرف ہوا ہے

زاتم کار پسانہ ۔

امتحانی سوالات کے جوابات

واضح ہو کہ پرچہ نور افشان نمبرہ جلد ۱۰ - آج راقم کے نظر سے گزرا
اوسمین چھ سوالات کسی صاحب نے من مانے طور سے طبع کئے ہین
لہذا اتر کی بہ تر کی اونکی جوابات لکھتا ہون سو صاحب طبع منشور
محمدی اپنے اخبار نامدار مین طبع فرماکر سایل تک پہونچا دین -

سوال اول کیا مین بدل گناہ سے نفرت کرتا اور روز مرہ
اوسکے خلاف کرتا ہون -

جواب اول جب میں گناہ سے بصدق دل توبہ کرتا ہون
تو خدا تعالی رحیم سے اپنے گناہ کی مغفرت کا امیدوار ہون روز مرہ
اوسکے خلاف کرنا بدل گناہ سے نفرت کرنا نہین ہے کیونکہ سچی
توبہ وہی ہے کہ انسان بار دیگر پھر مرتکب اوس فعل کا نہ ہو کیا
باعث گناہ سے نفرت کرنا پاکیزگی کا نشان ہے سو وہ بات
واری پیر ہیر بکاری خدا ترسی محبت اور نیکوکاری وغیرہ سے

حصول ہو سکتی ہے کیا سنے گناہ ایک عار نہ دینے والی چیز ہے جو برخلاف
نیکی کے ہے جب انسان کے دل مین خدا کا خوف اور ایمان
کی تقویت پیدا ہوتو اوسکے اندر اوصاف نیکی کے جلوہ گر ہوتی
ہین الحاصل مین بدل گناہ سے نفرت کرتا ہون اور خدا کے
فضل و کرم کا امیدوار ہو کر حتی الامکان اپنے توبہ پر قایم ہون

سوال دوم کیا مین اپنے ہر بے اعتقاد ہون اور اپنے دل
کی خوب محافظت کرتا ہون -

جواب دوم مین اپنے پر بے اعتقاد نہین ہون اور نہ
آپ اپنے دل کا محافظ ہون میرا خدا میرے دل کا محافظ ہے
کیونکہ مینے اپنا دل و جان خدا تعالی کو سونپ دیا ہے لفظ میرا کام
ہے خدا کے امر و نہی بجا لانا اور میری حفاظت کرنا خدا کا کام ہے -

سوال سوم کیا مین عیسی پر بھروسا رکھتا ہون اور صرف مسیح ہی

جواب سوم میرا بھروسا اس قادر مطلق خدا تعالی پر ہے کہ
جسنے اپنی قدرت کاملہ سے جناب مسیح کو بغیر نطفہ بشر کے مریم کی
پیٹ سے پیدا کیا اور آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ بنایا اور حوا
کو بغیر باپ کے آدم کے جسم سے پیدا کیا اور ہزارہا خلقت برسات مین
مثلاً کیڑے مکوڑے پیدا کرتا ہے اور وہ مسیح مصلوبی اور عزتی کہ
جو اپنے آپکو یہودیون سے نہ بچا سکا نہایت بے عزتی کے ساتھ
پھانسی دیا گیا اوسپر میرا بھروسا نہین ہے کیونکہ وہ مخلوق ہے
مخلوق کو خالق پر بھروسا رکھنا چاہئے الغرض میرا بھروسا اوسپر ہے
کہ جسپر مسیح کا بھروسا ہے یعنی خدا پر -

سوال چہارم کیا مین دوستون کو محبت کرتا ہون اور
اونکو دنیا داری سے مسیح کیطرف لانیکے لئے محنت کرتا ہون -

جواب چہارم ہان جیسا مین اپنے روح کو پیار اور محبت کرتا
ہون ویسا ہی ... دوستون کو محبت کرتا ہون اونکو خدا تعالی کیطرف
لانیکی محنت کرتا ہون نہ مسیح کیطرف دوستون کو لانا بعث ہو کر نہ
آپ ایلی ایلی لما سبقتنی کرتا ہوا اور صلیب پر کھینچا گیا ہے -

سوال پنجم کیا مین عمل کرتا ہون جیسا مین دعا مانگتا
یا صرف مین دعا مانگتا ہون جیسا عمل کرتا ہون -

جواب پنجم میری دعا میرے عمل کے موافق نہین ہے بلکہ صرف
دعا عمل کے مانند نہین مانگتا بلکہ عمل دعا کے مانند مانگتا ہون -

سوال ششم کیا مین اس بات کے زیادہ مردار کشا ہون کہ
خدا کو خوش کرون بہ نسبت اسکے کہ دنیا مین ہر ایک شخص کو خوش
کرون جبکہ مرد یا عورات ان سوالون کے جواب مین دیانتداری
سے ہان کہہ سکتے ہین تب وہ مسیح مین اپنی ایمان کا برملا اقرار
رکھنے کی جرات رکھہ سکتے ہین جب تک تم اس جواب کو صداقت
سے نہ کہو مسیح کے کلیسا مین داخل ہونیکے لئے درخواست مکرو

جواب ششم میرے پاس جرات اور کوئی خوبی نہین ہے
کہ مین خدا کو خوش کرون جب تک خدا آپ مجھسے خوش نہو
کوئی مرد اور عورت نادان ان سوالون کے جواب مین دیانتداری
سے کبھی ہان نہ کہین گے اور نہ کسی عاقل کو مسیح کے کلیسا مین
داخل ہونیکی درخواست کرنی چاہئے + تمت تصحیح بعونہ تعالی

ہمت مردان مدد خدا

اسکو کہتے ہین کہ انگلش ملک ہند مین جا بجا ہمارے بھائیون
مسلمانون اور ہندوؤن نے جو مذہبی مضامین اور اعتبارات اور
رسایل تصنیف و اجرا کئے ہین اونکی کوشش کا ایسا اچھا عمدہ نتیجہ

نہ بین آرہا ہے کہ مجھکو اپنے بھائیون ہولناک کے بہت عالی
پر بے ساختہ موسے مرجبا جتنا جو آگ اللہ کہنا بڑا ہو
افشاء اللہ تعالیٰ اگر اسیطرح چندی اپنے بہت کو نا بینگے تو
بہت سے بھائی برگشتہ مذہب عیسوی مین آگئے ہین
توبہ کرکے مذہب اسلام مین داخل ہوجائینگے کیونکہ وہ کونسا
مرض ہے کہ جسکی دوا نہین ہے انسان کا کام ہے بھول جانا
مینے کا بھولا اگر شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا نہین کہتے۔
اب ہم دعا کرتے ہین کہ خدا تعالیٰ ہمارے بھائیون مسلمانون
کو ہمت بخشے کہ وہ اپنے بھائیون کے لئے جو جہالت کے
دریا مین ڈوبے ہوے ہین اونکو ہمت کرکے اسیطرح غوطہ مار
کر نکالین اور ثواب دارین کا پاوین فقط۔ کارپسانڈنٹ مجیب۔

طرفداری

نور افشان نمبر ۱ جلد ۱۴ مطبوعہ ۳ اپریل ۱۸۹۳ء مین چند
سطور بجواب مضمون الموسوم عیسائیون کی نالش مندرجہ
منشور محمدی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ ۱۵ اپریل میری نظر سے گذرا
معلوم ہوتا ہو کہ معترض صاحب ایک آنکھ سے دیکھکر مضامین
لکھتے ہین یا جواب کو وقت نسیان کو کام فرماتے ہین مضمون
کے اخیر سرخیار راقم عبدالحق تحقیق ساکن معسکر بنگلور لکھا ہوا موجود
ہے ایک کارپسانڈنٹ کے تحریر پر اونہین چھوڑدیا کارپسانڈنٹون
کا نام ناحق بدنام کیا چاہتے ہین۔ حضرت سلامت منشور محمدی کے
کارپسانڈنٹ کچھ ایسے نہین ہین کہ دعوی با دلیل نکرین اور
ابہام بلا توضیح لکھین ایک دعوی کے ثبوت مین ہزارہا
شہادتین رکھتے ہین۔ اونٹ جب پہاڑ کو دیکھتا ہے تو وہی معلوم
ہوتا ہے کہ جسسے کوئی اور زیادہ بلند ہو عاقلان خود بین نہ
چونکہ معترض نے جناب عبدالحق صاحب تحقیق کے مضمون پر کوئی
اعتراض نہین کیا صرف اونہین کی بات اونہین کی زبان سنائی ہے
اور اپنے عقل عجیب اور فہم غریب سے صرف اسقدر اپنی نادانی ظاہر
کی ہے کہ اگر عبارت منقولہ مذکورہ مین دو تین الفاظ بڑھا دیئے
جائین تو حق سے بعید ہوگا اور اپنے زعم سے اصل عبارت کو
اقتباس کرکے کہ اندنون عیسائیون نے ایک نیا رنگ جمایا ہے
کچھ اور ہی نقشہ دکھایا ہے مسلمانون سے مذہبی مباحثے کی قبل
وقال شروع کرتے ہین جسوقت الزام پاتے ہین تو مجسٹریٹ
کے پاس نالش لیجاتے ہین کہ دیکھو ہماری داد کو پہونچو کہ
مسلمانون نے عیسیٰ مسیح کے حق مین برا کہا اور ہمکو اونکے
کام پڑا چنانچہ گھوڑا واہہ ضلع ہشیارپور اور گورداسپور کا
حال مصداق اوسکا ہے اگر معترض صاحب کو ان مقامات کے